ہرقل نے کہا: وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟

میں نے کہا: وہ کہتا ہے صرف اللہ کی عبادت کرو' اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ تمہارے باپ دادا جو کچھ کہتے تھے اسے چھوڑ دو۔ اور وہ ہمیں نماز' سچائی' پرہیز گاری' پاک دامنی اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔

ہرقل نے اپنے ترجمان کی وساطت سے یہ تجزیہ پیش کیا:

''وہ (ﷺ) اونچے نسب کا ہے، اور دستور یہی ہے کہ پیغمبر اپنی قوم کے اونچے نسب میں بھیجے جاتے ہیں۔

تم میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا ہے۔ ورنہ میں کہتا کہ یہ شخص اُس کی نقالی کر رہا ہے۔

اس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ نہیں گزرا ہے۔ ورنہ ممکن تھا کہ وہ اپنے باپ دادا کی بادشاہت کا طلبگار ہو۔

اس سے پہلے تم لوگ اسے جھوٹ سے متہم نہیں کرتے تھے۔ ممکن نہیں کہ وہ لوگوں پر تو سچ بولے اور اللہ پر جھوٹ بولے۔

کمزوروں نے اس کی پیروی کی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہی لوگ پیغمبروں کے پیروکار ہوتے ہیں۔

اس کے دین سے کوئی شخص مرتد نہیں ہوا ہے۔ درحقیقت ایمان جب دلوں میں گھس جاتا ہے' تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

وہ بدعہدی بھی نہیں کرتا ہے۔ اور سارے پیغمبر ہرگز بدعہدی نہیں کرتے۔

وہ اللہ کی عبادت کرنے اور شرک سے اجتناب کا حکم دیتا ہے۔ بت پرستی سے منع کرتا ہے۔ اور نماز' سچائی اور پرہیز گاری و پاکدامنی کا حکم دیتا ہے۔ اگر تمہارے جوابات صحیح ہیں' تو یہ شخص بہت جلد میرے ان دونوں قدموں کی جگہ کا مالک ہو جائے گا۔ میں جانتا تھا کہ یہ نبی آنے والا ہے، لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ اس کے پاس پہنچ سکوں گا تو اس سے ملاقات کا شرف حاصل کرتا۔ اور اگر اس کے پاس ہوتا تو میں اس کے دونوں پاؤں دھوتا۔''

اس کے بعد ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوا کر پڑھا۔ جب خط پڑھ کر فارغ ہوا تو دربارِ شاہی میں بڑا شور مچا۔ ہرقل نے ہمیں باہر بھیجنے کا حکم دیا۔ باہر آ کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ''ابو کبشہ کے بیٹے (ﷺ)(۱) کا معاملہ بڑا زور پکڑ گیا، اس سے تو بنو اصفر (رومیوں) کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے۔'' اس کے بعد مجھے برابر یقین رہا کہ رسول اللہ ﷺ کا دین غالب آ کر رہے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اندر اسلام کو جاگزیں کر دیا۔''

(جاری ہے)

---

(۱) ابو کبشہ کے بیٹے سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ ابو کبشہ آپ ﷺ کے دادا یا نانا میں سے کسی کی کنیت تھی۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آپ ﷺ کے رضاعی باپ (حلیمہ سعدیہؓ کے شوہر) کی کنیت تھی۔ بہر حال ابو کبشہ غیر معروف شخص ہے۔ عرب کا دستور تھا کہ جب کسی کی تنقیص کرنا ہوتی تو وہ اُس کو اس کے آباء واجداد میں سے کسی غیر معروف شخص کی طرف منسوب کر دیتے۔

کشمیر بزور شمشیر۔ قسط:14

تاریخ جموں وکشمیر

ابو محمد عبدالوہاب خان

5-1-1972 پاک فوج کا طیارہ اغوا کر کے بھارت میں اتار لیا گیا۔ بھگوڑے لیفٹننٹ ہمایوں رضا نے پائلٹ میجر قاسمؒ کو قتل کر دیا۔ پاکستان نے بھارت سے میجر قاسمؒ کی لاش واپس کرنے کا مطالبہ کیا۔

23-1-1972 کرنل شیر احمد خان سابق صدر آزاد کشمیر پلندری میں انتقال کر گئے۔

1-2-1972 چینی وزیر اعظم چواین لائی نے انڈیا سے مطالبہ کیا کہ پاکستانی علاقوں سے اپنی فوج ہٹا لے۔

8-2-1972 مغربی پاکستان اور کشمیر کی لائن آف کنٹرول پر بھارت نے فوجوں کا اضافہ کر دیا۔

21-6-1972 پاک بھارت مذکرات میں کشمیری نمائندوں کو بھی شامل کیا جائے۔ (شیخ عبداللہؒ)

25-6-1972 شملہ مذاکرات کی رپورٹ منظوری کے لیے قومی اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔ (صدر بھٹو)

27-6-1972 ہم اپنی سرحدوں میں کوئی ردو بدل قبول نہیں کریں گے۔ (شملہ روانگی سے قبل بھٹو کا قوم سے خطاب)

28-6-1972 شملہ میں بھٹو اور انڈیا کی وزیر اعظم اندرا گاندھی کے مابین مذاکرات کا آغاز ہوا۔

1-7-1972 شملہ مذاکرات میں پاکستانی جنگی قیدیوں کی واپسی کا مسئلہ بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے تک ملتوی کر دیا گیا۔

2-7-1972 بھارتی فوجیں جلد ہی مقبوضہ علاقے خالی کر دیں گی۔ پاکستان اور بھارت میں معاہدہ طے ہوا۔

14-7-1972 قومی اسمبلی نے بھاری اکثریت سے شملہ معاہدے کی توثیق کر دی۔ جس کے تحت بھارت پاکستان کا 5000 مربع میل اور پاکستان بھارت کا 750 مربع میل علاقہ خالی کر دے گا۔

15-7-1972 صدر بھٹو نے شملہ معاہدے کی تفصیلات کا اعلان کر دیا۔

24-8-1972 پاک بھارت شملہ معاہدے پر عمل درآمد کے لیے نئی دہلی میں مذاکرات جلد ہوں گے۔

29-8-1972 دونوں ممالک کی فوجیں 15 ستمبر تک ایک دوسرے کا علاقہ خالی کر دیں گی۔ (پاک بھارت فیصلہ)

20-9-1972 کنٹرول لائن کا مسئلہ حل ہونے کے بعد ہی بھارتی فوجیں واپس بلالیں گے۔ (اندرا گاندھی)

9-10-1972 بھارت کے ساتھ کنٹرول لائن کے تعین پر اختلافات پیدا ہو گئے۔

3-11-1972 پاکستان سے تاخو چک واپس لیے بغیر ہم پاکستانی علاقہ خالی نہیں کریں گے۔ (بھارت)

5-11-1972 بھارتی جنرل مانک شانے تاخو چک میں کنٹرول لائن کے مسئلے پر مذاکرات کیلئے جنرل ٹکا خان کی تجویز مانی۔